رجسٹرڈ نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴ اور ۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ نمبر ۲۲۹۶

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲ شعبان ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت سفینہ زیر اشاعت میں اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) ۱۸ ر ۱۹ ر نومبر کو بروز سفینہ و اتوار انجمن احمدیہ کا ہنوواں کا سالانہ جلسہ پر رونق ہوا۔ ۱۹ ر کو ایک اہلحدیث مولوی سے صداقت مسیح موعود پر مناظرہ ہوا۔ مباحثہ پورے امن سے ہوا۔ سب انسپکٹر اسسٹنٹ سب انسپکٹر صاحب بٹالہ نے نہایت عمدگی سے انتظام جلسہ کو قائم رکھا۔ جس کا شکریہ ہم جماعت احمدیہ کا ہنوواں کیطرف سے ادا کرتے ہیں۔

(۳) اعلان نکاح

جان محمد صاحب منہاس فضل عزیز بنت منشی عبدالحق کے ساتھ چار صد روپیہ ۳۳ء بروز جمعرات کو مبلغ نے پڑھا۔ احباب کے لئے موجب مبارک ہو۔ (منجانب)

میاں رحمت اللہ ولد میاں راجپوت ہیلانی کا نکاح صاحب کاتب مہاجر قادیان حق مہر پر مورخہ ۱۹ ر اکتوبر مولوی سید سرور شاہ صاحب دعا فرماویں۔ کہ فریقین برکت ہو۔ آمین۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد

جماعت احمدیہ کے نام

اے احمدی جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ لوگوں سے تاکیداً کہتی ہوں کہ میرے لختِ جگر محمود احمد کے لئے جو جماعت کا خلیفہ اور امام ہے۔ متواتر چالیس دن تک فریضہ نماز اور تہجد میں صحت اور درازی عمر کی دعا کریں۔ یہ میں ایک خاص تحریک کے ماتحت کہتی ہوں۔ اور اس بارے میں سخت تاکید ہے

والسلام۔

ام محمود

نقل اعلان ناظر امور عامہ قادیان

مندرجہ اخبار الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء

"سال حال کی مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بیکاری کے انسداد کیلئے جو تجاویز فرمائی تھیں ان میں سے ایک تجویز یہ تھی کہ چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں کے اجراء کی کوشش اور تحریک کیجائے ..... میں احباب جماعت کو جہاں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ان صنعتوں کیطرف توجہ کریں .... وہاں میں اس امر کا خوشی سے اظہار کرتا ہوں کہ قادیان میں .... ایک کارخانہ جاری کیا گیا ہے جسمیں حسب ذیل اشیاء تیار کیجاتی ہیں:- (۱) صابن کپڑے دھونے کا (۲) صابن نہانے کا (۳) خوشبودار تیل (۴) عطریات (۵) سیاہی برائے فونٹین پن (۶) لکھنے کی سیاہی (۷) ریزلین خوشبودار

"سلک سوپ"
ریشمی و اونی کپڑے دھونے کے لئے دنیا کا بہترین صابن ہے۔ قیمت فی ٹکیہ ۰۲ ر

"انکور وشنائی"
سے بہتر فونٹین پن اور عام قلم سے لکھنے کیلئے دنیا میں کوئی سیاہی نہیں
قیمت
پتھر کی بڑی بوتل ۱۴ ر
شیشے کی چھوٹی بوتل ۰۳ ر

"سنوٹائلٹ سوپ"
نہانے کے لئے نہایت خوشبودار اور جلد کو ملائم کرنیوالا ایک ہی صابن ہے
قیمت فی ٹکیہ ۴ ر

بیرونی جماعتوں کو بھی قادیان سے منگوائیں تاکہ دالوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور آئندہ اس قسم کی مزید صنعتیں جاری ہوسکیں۔ مینجر صاحب کارخانہ تجارت پیشہ اصحاب کو تھوک مال خریدنے پر خاص رعایت دینگے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت طے کیجا سکتی ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض جگہوں کے احباب اپنی اپنی ضروریات کے مطابق اکٹھی چیزیں منگوالیں پھر آپس میں تقسیم کرلیں۔ مینجر صاحب کارخانہ سے تہ ذیل پر خط و کتابت کیجائے۔ مینجر کارخانہ سنو سوپ اینڈ پیر فیومری کمپنی قادیان

چاہیئے کہ وہ ان اشیاء کو ان صنعتوں کے جاری کرنے

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت ۴۰۴۷ء

مسماۃ سردار بیگم زوجہ فضل کریم صاحب مرحوم قوم راجپوت نومسلم خادمہ حضرت ام المومنین صاحبہ عمر قریباً تالیس سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۰ء ساکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰/۱۰/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت بصورت زیور و پارچات وظروف تخمیناً ڈیڑھ سو روپیہ کی ہے۔ چونکہ میرا کوئی وارث نہیں ہے۔ اس لئے اپنی کل جائداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی مندرجہ بالا وصیت ہے۔ لیکن اگر مندرجہ بالا وصیت شرعاً ممنوع ہو۔ تو پھر میری وصیت ایک تہائی کی سمجھی جائے۔ یعنی اس صورت میں میں اپنے ترکہ کی ایک تہائی کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ فقط۔

گواہ شد:۔ رشید احمد ارشد از قادیان شریف کلرک ہائی سکول

العبد:۔ سردار بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ سید غلام غوث پنشنر وسیٹرنری انسپکٹر قادیان ۳۰/۱۰/۳۳

وصیت ۴۰۴۸ء

میں کرم الٰہی ولد اللہ دین قوم لوہار سکنہ کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۳۳ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مکان رہائشی دو عدد واقعہ کلاسوالہ قیمتی ایک ہزار ۲ سو دوکان قیمتی ۳۰۰/- مال مویشی قیمتی ایک سو روپیہ جن کی کل قیمت ۱۶۰۰/- روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت پانچ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ۶/۱۱/۳۳

گواہ شد:۔ محمد حسین انسپکٹر وصایا نلوٹھی عنایت خاں

العبد:۔ کرم الٰہی لوہار۔

گواہ شد:۔ فضل الدین ولد ہیرا قوم زرگر ساکن کلاسوالہ

وصیت ۴۰۴۹ء

مسمات کریم بی بی والدہ میاں عزیز الدین قوم آرائیں عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن ننگل باغباناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳/۱۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے زیور قیمتی ماضہ ۱۵۰ روپیہ ہے۔ میری جائداد میرے مرنے کے وقت جس قدر ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر قیمت جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد:۔ کریم بی بی نشان انگوٹھہ۔

گواہ شد:۔ برکت علی احمدی ننگل باغباناں ۱۳/۱۱/۳۳

گواہ شد:۔ محمد جمیل احمدی سکنہ ننگل باغباناں پسر موصیہ

گواہ شد:۔ عزیز الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ننگل باغباناں پسر موصیہ۔

وصیت ۳۵۳۲ء

میں سعیدہ بیگم زوجہ مولوی اللہ دتا صاحب مبلغ قوم راجپوت ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد صرف مندرجہ ذیل ہے۔ مہر مبلغ پانچ سو روپیہ۔ زیورات قیمتی پونے ۲ سو روپے میں اس کے متعلق وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور اس حصہ کے ادا کر دوں۔ تو وہ اس حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ اس طرح اگر میری جائیداد میں اضافہ ہو جائے تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ میرے متروکہ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی بہر حال مالک ہوگی۔ میرے ورثا کو حق نہ ہوگا۔ کہ وہ اس وصیت کی ادائیگی میں تاخیر کریں۔ فقط۔ مکرر یہ کہ میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔

گواہ شد:۔ اللہ دتا جالندھری قادیان۔

العبد:۔ سعیدہ بیگم بقلم خود قادیان۔

گواہ شد:۔ غلام نبی ایڈیٹر الفضل قادیان۔

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

کی

بالکل نئی اور مضبوط بلڈنگ مع رہائشی مکان

واقعہ محلہ دارالفضل فروخت ہوتی ہے۔ جو صاحب بیع لینا چاہیں۔ دیکھ لیں۔ آئندہ کے لئے پریس اسی جگہ کرایہ مقررہ پر کام کرے گا۔ اندرون شہر میں بھی ایک مکان مع منزل بالائی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ شہری طرز کا۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھکر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔

چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

تجلیات رحمانیہ

مولوی ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث کے چند نامعقول ہرزہ درائیوں کا مدلل اور معقول جواب از قلم مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری مبلغ دمشق۔ قیمت مع محصول ڈاک ۱۲ر۔ منیجر فاروق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۳ء

اتمام الحجۃ علی المخالفین

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اشتہار صداقت انوار

بغرض دعوت مقابلہ چہل روزہ

گرچہ ہر کس نرہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

ہمارے اشتہارات گذشتہ کے پڑھنے والے جانتے ہیں۔ کہ ہم نے اس سے پہلے یہ اشتہار دیا تھا۔ کہ جو معزز آریہ صاحب یا پادری صاحب یا کوئی اور صاحب مخالف اسلام ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی صاحب ایک سال تک قادیان میں ہمارے پاس آکر ٹھہرے۔ تو درصورت نہ دیکھنے کسی آسمانی نشان کے چوبیس سو روپیہ انعام پائیگا۔ مستحق ہوگا۔ سو ہر چند ہم نے تمام ہندوستان و پنجاب کے پادری صاحبان و آریہ صاحبان کی خدمت میں اسی مضمون کے خط رجسٹری کرا کر بھیجے۔ مگر کوئی صاحب قادیان میں تشریف نہ لائے۔ بلکہ منشی اندرمن صاحب کے لئے تو مبلغ چوبیس سو روپیہ نقد لاہور میں بھیجا گیا۔ تو وہ کنارہ کر کے فرید کوٹ کی طرف چلے گئے۔ ہاں ایک صاحب پنڈت لیکھرام نام پشاوری قادیان میں ضرور رہے تھے۔ اور ان کو بار بار کہا گیا کہ اپنی حیثیت کے موافق بلکہ اپنی تنخواہ سے دو چند جو پشاور میں نوکری کی حالت میں پاتے تھے۔ ہم سے بحساب ماہواری لیا کرکے ایک سال تک ٹھہرو۔ اور آخیر پر یہ بھی کہا۔ کہ اگر ایک سال تک منظور نہیں۔ تو چالیس دن تک ہی ٹھہرو۔ تو انہوں نے ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت کو منظور نہیں کیا۔ اور خلاف واقعہ سراسر دروغ بے فروغ اشتہارات چھپوائے سو ان کے لئے تو رسالہ سرمہ چشم آریہ میں دوبارہ بھی چالیس دن تک اس جگہ رہنے کا پیغام تحریر کیا گیا ہے ناظرین اس کو پڑھ لیں۔ لیکن یہ اشتہار اتمام حجت کی غرض سے بمقابل منشی جیون داس صاحب جو سب آریوں کی نسبت شریف اور سلیم الطبع معلوم ہوتے ہیں۔ اور لالہ مرلیدھر صاحب ڈرائنگ ماسٹر ہوشیارپور جو وہ بھی میری دانست میں آریوں میں سے غنیمت ہیں۔ اور منشی اندرمن صاحب مرادآبادی جو گویا دوسرا حصہ مصرعہ سورتی صاحب کا ہیں اور مسٹر عبداللہ آتھم صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رئیس امرتسر جو حضرات عیسائیوں میں سے شریف اور علیم المزاج آدمی ہیں۔ اور پادری عماد الدین لاہر صاحب امرتسری۔ اور پادری ٹھاکر داس صاحب مؤلف کتاب اظہار عیسوی شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اب ہم بجائے ایک سال کے صرف چالیس روز اس شرط سے مقرر کرتے ہیں۔ کہ جو صاحب آزمائش و مقابلہ کرنا چاہیں وہ برابر چالیس دن تک ہمارے پاس قادیان میں یا جس جگہ اپنی مرضی سے ہمیں رہنے کا اتفاق ہو رہیں۔ اور برابر حاضر رہیں۔ پس اس عرصہ میں اگر ہم کوئی امر پیشگوئی جو خارق عادت ہو پیش نہ کریں۔ یا پیش تو کریں۔ مگر بوقت ظہور وہ جھوٹا نکلے۔ یا وہ جھوٹا تو نہ ہو۔ مگر اسی طرح صاحب ممتحن اسکا مقابلہ کر کے دکھلا دیں تو مبلغ پانسو روپیہ نقد بحالت مغلوب ہونے کے اسی وقت بلا توقف ان کو دیا جائیگا لیکن اگر وہ پیشگوئی وغیرہ بہ پایہ صداقت پہنچ گئی۔ تو صاحب مقابل کو بشرف اسلام مشرف ہونا پڑے گا۔ اور یہ بات نہایت ضروری قابل یاد داشت ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں صرف زبانی طور پر نکتہ چینی کرنا یا اپنی طرف سے شرائط لگانا ناجائز اور غیر مسلم ہوگا۔ بلکہ سیدھا راہ شناخت پیشگوئی کا یہی قرار دیا جائے گا۔ کہ اگر وہ پیشگوئی صاحب مقابل کی رائے میں کچھ ضعف یا شک رکھتی ہے۔ یا ان کی نظر میں قیافہ وغیرہ سے مشابہ ہے۔ تو اسی عرصہ چالیس روز میں وہ بھی ایسی پیشگوئی ایسے ہی ثبوت سے ظاہر کر کے دکھلا دیں۔ اور اگر مقابلہ سے عاجز رہیں۔ تو پھر حجت ان پر تمام ہوگی۔ اور بحالت سچے نکلنے پیشگوئی کے بہرحال انہیں مسلمان ہونا پڑے گا۔ اور یہ تحریریں پہلے سے جانبین میں تحریر ہو کر انعقاد پا جائیں گی۔ چنانچہ اس رسالہ کے شائع ہونے کے وقت سے یعنے ۲۰ر ستمبر ۱۸۸۶ء سے ٹھیک تین ماہ کی مہلت صاحبان موصوف کو دی جاتی ہے۔ اگر اس عرصہ میں ان کی طرف سے اس مقابلہ کے لئے کوئی منصفانہ تحریک نہ ہوئی۔ تو یہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ گریز کر گئے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر

(خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

غیر احمدی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(از ماسٹر محمد علی صاحب اظہر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

صداقت مسیح موعود کے نشان

پہلا نشان (۱) فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر۔ یقول الانسان یومئذ این المفر ۷۵/۲۹ جب آنکھیں متحیر ہو کر سفید ہو جائیں گی (یعنی نشان الٰہی کو دیکھ کر وہ نشان الٰہی کیا ہوگا) چاند گرہن ہوگا سورج گرہن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگا۔ تب انسان کہے گا۔ اب کہاں جائے گریز ہے۔ یعنی مہدی کے نشان کسوف و خسوف کے پورا ہونے پر مخالف لوگ کہیں گے۔ کہ اب کہاں جائے فرار ہے۔ اب تو لوگ مرزا کو مان جائیں گے۔ اسی آیت کی تشریح میں ایک حدیث ہے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموٰت والارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في نصف منه (دار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی۔ اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷)

ترجمہ:۔ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ وہ کبھی نہیں ہوئے۔ یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کیا گیا۔ اور وہ یہ ہیں۔ کہ چاند کا اپنی گرہن کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج کا اپنے گرہن کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں رمضان کے مہینے میں گرہن ہوگا۔

اور ان دونوں ستاروں کی ظلمت اور سیاہی رمضان کے مہینے میں دکھانے سے مراد یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اہل زمین پر ناراض ہے۔ کیونکہ انہوں نے ظلم کیا ہے جو اس کے بھیجے ہوئے کو مفتری سمجھا۔ اور ستایا۔ لہذا اظہار ناراضگی کے لئے سورج اور چاند کو تاریک دکھایا گو یہ نشان ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہوا۔ اس لئے کہ ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ علماء نے مخالفت میں کفر اور قتل کے فتوے دینے شروع کئے۔ اور بہت بُری طرح ستایا۔ آخر ۱۸۹۴ء کے شروع میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ نشان صداقت ظاہر ہوا۔ جو اہل زمین پر اظہار ناراضگی بھی تھا۔ اس نشان کے ظہور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ؎

فسر القدير وشمسه بقضاره
خسفا وانت تقول كالسرحان
لله ايات يريها بعدها

هذان قد جاءت کا عنوان

(نور الحق حصہ دوم صفحہ ۳۲)

ترجمہ:۔ چاند اور سورج کو گرہن لگا۔ اور تو ابھی بھیڑیئے کی طرح حملہ کر رہا ہے۔ ان دونو کسوفوں کے بعد خدا تعالیٰ کے اور بھی نشان ہیں۔ یہ دونو عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہیں۔

اور اسی کتاب نور الحق حصہ دوم صفحہ ۳۸ میں جو فرمایا ہے۔ اس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے:۔

"اور حاصل کلام یہ کہ کسوف اور خسوف دو ڈر لانے والے نشان ہیں۔ اور جب یہ دونو جمع ہو جائیں۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظالموں کے لئے بہت نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے۔ اور باوجود اس کے ان کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ جب وہ دونو ملکر کسی زمانہ میں ظاہر ہوں اور کسی ملک پر ان کا ظہور ہو۔ سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں ان کی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے۔ اور ضعیفوں اور مغلوبوں کو قوت بخشتا ہے۔ اور اس قوم پر رحم کرتا ہے۔ جو دکھ دیئے گئے۔ اور کافر ٹھیرائے گئے۔ اور ناحق لعنت کئے گئے۔ سو اُن کی تائید کے لئے آسمان سے نشان اترتے ہیں۔ اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ منکروں اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ"

غرض یہ کسوف و خسوف نشان تھا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی صداقت کا۔ اور حسب فرمودہ حضرت مسیح موعود پیش خیمہ تھا اور بہت سے نشانات کا۔ جو بعد میں پے در پے ظاہر ہوئے۔ اور ڈراوا تھا ایک آنے والے عذاب سے ؛

نشان دوم (۲) (۹) ینادی منادٍ من السماء ان الحق فی آل محمد و ینادی منادٍ من الارض الا ان الحق فی آل عیسیٰ و انما الاسفل کلمة الشیطان و الصوت الاعلیٰ کلمة اللہ العلیا۔

(اخرجہ نعیم) پکارنے والا آسمان سے پکاریگا کہ اے لوگو خبردار ہو جاؤ۔ کہ حق آل محمدؐ کے ساتھ ہے اور ایک پکارنے والا زمین سے آواز دیگا۔ کہ تحقیق معلوم ہو۔ کہ حق آل عیسیٰ کی طرف ہے۔ زمینی آواز تو شیطان کی ہوگی۔ اور آسمان کی آواز خدا کے الفاظ ہوں گے۔ اور خدا کے الفاظ آخر سچے نکلیں گے۔

(ب) عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا نادی منادٍ من السماء ان الحق فی آل محمدٍ فعند ذالك يظهر المهدی علی افواه الناس ويشربون حبه ولا يكون لهم ذكر غيره۔

(رواہ نعیم) جب ایک پکارنے والا آسمان سے آواز دیگا۔ کہ حق آل محمدؐ کے ساتھ ہے۔ تب لوگ مہدی کا ہی ذکر کریں گے۔ اور کسی چیز کا نہیں۔

اگر ہم ان دونو حدیثوں کو ملا کر پڑھیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دونو حدیثیں ایک ہی امر کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اور دونو مہدی کے متعلق ہیں۔ اور جس واقعہ کی طرف ان احادیث میں اشارہ ہے وہ کوئی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان مقابلہ ہے۔ جو کہ حضرت مہدی معہود کے زمانہ میں واقع ہوگا۔

سو واضح ہو۔ کہ یہ اس مناظرہ کے نتائج کی طرف اشارہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے درمیان جون ۱۸۹۳ء میں دو ہفتہ تک امرتسر میں تحریری طور پر ہوا تھا۔ اور آخیر میں حضرت اقدس نے ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ اس کی رو روداد جنگ مقدس نام حضرت اقدس کی کتاب میں درج ہے۔ پیشگوئی کے الفاظ جو آخیر میں درج ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں۔ کہ:۔

"دونو فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے۔ اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بموجب پیشگوئی کے آتھم نے رجوع کر کے فائدہ اُٹھایا۔ اور پھر حق کو چھپانے کی وجہ سے بموجب پیشگوئی ہلاک ہُوا۔ اس کے متعلق دیکھو حضرت اقدس کا رسالہ انوار الاسلام۔ اور ضیاء الحق۔ چنانچہ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث کی طرف توجہ بھی دلائی ہے فرمایا ہے:۔

"اے مسلمانو۔ برائے خدا۔ اس میں غور کرو۔ اور ان میں حصّہ نہ لو۔ جن کی آنکھیں تعصب سے جاتی رہیں جن کے دل مارے بخل کے موٹے ہو گئے۔ ہماری پیشگوئی خدا تعالیٰ نے جہاں تک الہامی الفاظ اور شرائط اس کے ذمہ وار تھے۔ بہت صفائی سے پوری کر دی۔ اب وہ رسّہ جو ہم نے دوغ گو نکلنے کی حالت میں اپنے لئے تجویز کیا تھا۔ ان عیسائیوں کے گلے میں پڑ گیا۔ جن پر یہ قضاء و قدر نازل ہوئی۔ اور اس رسّہ کے وہ نادان بھی شریک ہیں۔ جو سمجھنے والا دل نہیں رکھتے اور تعصب نے ان کو اندھا کر دیا ہے بے شک فتح اسلام ہوئی۔ اور نصاریٰ کو ہر طرف سے ذلّت اور رسوائی پہنچی۔ خدا تعالیٰ کی آواز نے اس فتح کو روشن کر کے دکھا دیا۔ اور آئندہ اور بھی اپنے فضل و کرم سے دکھائے گا۔ مگر عیسائی لوگ شیطانی منصوبہ اور شیطانی آواز سے چاہتے ہیں۔ کہ فتح کا دعویٰ کریں۔ لیکن خدا ان کے مکر کو پاش پاش کر دیگا۔ ضرور تھا کہ وہ ایسا دعویٰ کرتے کیونکہ آج سے تیرہ سو برس پہلے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی۔ جس کا ماحصل اور مدعا یہ ہے۔ کہ اس مہدی موعود کے وقت جو آخری زمانہ میں آنیوالا ہے۔ مہدی کے گروہ اور عیسائیوں میں ایک سباحثہ ہوگا۔ اور آسمانی آواز یعنی آسمانی نشانوں اور علامتوں اور قرائن سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ الحق مع آل محمدؐ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ جو آل کی طرح اور اس کے وارث ہیں۔ حق پر ہیں۔ اور شیطانی مکائد سے جا بجا یہ آواز آئیگی۔ کہ الحق مع آل عیسےٰ یعنی جو عیسیٰ کے لوگ کہلاتے ہیں۔ وہ حق پر ہیں۔ مگر آخر خدا تعالےٰ کھول کر دکھا دیگا۔ کہ آل محمدؐ ہی حق پر ہے۔ اور دین اسلام کی ہی فتح ہے۔ سو اے مخالف لوگو! دانستہ اپنے تئیں ہلاک مت کرو۔ حق اسلام کے ساتھ ہے۔ اور ہوگا۔ مبارک وہ دل جو اس بات کو سمجھ رکھتے ہیں۔ اور تعصب اور بخل کے گڑھے میں نہیں گرتے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ" المشتہر خاکسار غلام احمد از قادیان مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۸۹۷ء۔ (انوار الاسلام صلا)

پھر حقیقۃ المہدی ۷۶ میں ارشاد فرمایا ہے:۔

"عبداللہ آتھم جو اپنی موت سے مرا تھا۔ اس نے زمانہ پیشگوئی میں کبھی ظاہر نہ کیا۔ کہ اس کے مارنے کے لئے کبھی کوئی حملہ ہُوا ہے۔ چونکہ پیشگوئی شرطی تھی۔ اسلئے اس نے اسلامی عظمت کا خوف دل میں پیدا کر کے اس قدر فائدہ اٹھا لیا۔ کہ جب وہ خاموش رہا زندہ رہا۔ اور جب اس نے عیسائیوں کی تعلیم سے یہ کہنا شروع کیا۔ کہ میں نے اسلامی عظمت سے کچھ خوف نہیں کیا۔ تو اسی جھوٹ بولنے کی وجہ سے خدا نے اس کو جلد تر اُٹھا لیا۔ تا پیشگوئی کا پورا ہونا لوگوں پر ظاہر کرے۔ جیسا کہ میرے الہام میں پہلے سے یہی درج تھا۔ سو عبداللہ آتھم کی نسبت دو طور سے پیشگوئی پوری ہوئی۔ اوّل۔ الہامی شرط کے موافق اسلامی عظمت سے خوف کرنے اور پندرہ مہینے تک تحقیر اسلام سے زبان بند رکھنے کی وجہ سے خدائے رحیم نے اس کو مہلت دی۔ جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں سنت اللہ ہے۔ اور پھر پندرہ مہینے یعنی معیاد پیشگوئی گذرنے کے بعد اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہُوا۔ کہ اس نے اس خوف کی وجہ سے فائدہ مہلت اور تاخیر کا نہیں اٹھایا۔ بلکہ اتفاقاً ایسا ہی ہو گیا۔ سو اس خیال پر جب اس نے اصرار کیا۔ اور چند افترا بھی کئے۔ اور سمجھا کہ اب میں بچ گیا۔ تو خدا تعالیٰ نے اس سے اپنی امان کو واپس لے لیا۔ اور میرے آخری اشتہار سے چھ مہینے کے اندر فوت ہو گیا۔ تا لوگوں کو معلوم ہو کہ صرف شرط سے اس نے فائدہ اٹھایا تھا۔ شرط کو توڑا۔ اور فوراً پکڑا گیا۔ پس آتھم میں دو پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ (۱) شرط سے فائدہ اٹھانے کی (۲) اور شرط توڑنے کے بعد فوراً پکڑے جانے کی"

عبداللہ آتھم سے جیسا معاملہ خدا تعالےٰ نے کیا۔ اس کی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) واذ قالوا اللّٰھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم ۝ وما کان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللّٰہ معذبھم وھم یستغفرون ۝ ۹ پ ۱۸

اور جب انہوں نے کہا اے اللہ اگر یہ تیرے پاس سے وحی حق ہے۔ پس ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔ یا ہم پر عذاب دردناک لے آ۔ اور اللہ ایسا کبھی نہیں کرے گا۔ کہ ان کو عذاب کرے۔ جب تک تو ان میں ہے۔ اور نہ اللہ ان کو عذاب کرنے والا ہے۔ جب وہ استغفار کرتے ہیں۔ اگلی آیت میں فرمایا ہے۔ وما لھم الا یعذبھم اللّٰہ وھم یصدّون عن المسجد الحرام اور ان کا کیا حق ہے۔ کہ اللہ ان کو عذاب نہ کرے جبکہ وہ مسجد الحرام سے لوگوں کو روکتے ہیں۔

دیکھو باوجود مستحق عذاب ہونے کے اور اپنے منہ سے عذاب مانگنے کے پھر استغفار کرتے ہوئے وہ عذاب سے ایک عرصہ تک محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جب استغفار کو چھوڑیں بے باکی کا طریق اختیار کریں۔ تب عذاب آجائے۔

(ب) انوار الاسلام صلا میں درحقیقت یہ رجوع فرعونی رجوع کے موافق تھا نہ حقیقی رجوع کے موافق۔ فرعون جب رجوع کرتا تھا۔ تو عذاب دور کیا جاتا تھا۔ اور یہی عادت اللہ ہے۔ اور اس عادت اللہ کی تصدیق میں یہ آیت بھی گواہ ہے۔ ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون یعنی اے ربّ ہم سے عذاب کھولدے کہ ہم ایمان لائے۔ اور پھر اس کے جواب میں فرماتا ہے۔ انا کاشفوا العذاب قلیلاً انکم عائدون ۝ (سورہ دخان) یعنی ہم تھوڑی مدت تک عذاب کھول دیتے ہیں۔ اور پھر تم عود کرو گے اور کافر بن جاؤ گے۔ یہ آیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بات پر صریح نص ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک شخص کی تضرع کو قبول کر کے عذاب ٹال دیتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ پھر یہ کفر اور فسق کی طرف رجوع کریگا"

غرض عبداللہ آتھم کے ذریعہ سے دو نشان ظاہر ہوئے ایک الہامی شرط کے ماتحت رجوع سے فائدہ اٹھانے کا۔ دوسرا شرط کو توڑنے سے ہاویہ میں گرنے کا۔ اور یہ وہ نشان ہے۔ جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی ذکر ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور اس نشان کی پہلی شق ۹۴-۱۸۹۵ء میں ظاہر ہوئی۔ اور دوسری شق ۱۸۹۶ء کے شروع میں

---

(۳) تیسرا زبردست نشان۔ جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور میں دسمبر ۱۸۹۶ء کے آخری ایام میں ہوا۔ اسکے متعلق قرآن شریف میں پیشگوئی ہے۔ فرمایا:۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۲۹ ۔ وہی اللہ ہے۔ جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا۔ یعنی مہدی بنا کر بھیجا اور دین الحق دیکر بھیجا یعنی مسیح بنا کر بھیجا۔ تاکہ دین اسلام کو کل ادیان پر غالب کر دے۔

اس آیت کے متعلق تقریباً کل مفسرین نے اور احوال الآخرۃ کے مصنف نے بھی لکھا ہے۔ کہ اس آیت کا مفہوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ان کے ہاتھ سے پورا ہوگا۔ اور حدیث میں بھی مذکور ہے۔ فتھلک فی زمنھا الملل کلھا الا الاسلام (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ ع ۲۱۲۸ و صفحہ ۲۰۳ ع ۲۱۴۱ و ۲۱۴۲) اس کے زمانے میں سب مذاہب ہلاک ہو جائیں گے۔ اور صرف اسلام رہ جائے گا۔ اس ہلاکت کے معنی نابود ہونا نہیں۔ بلکہ مغلوب ہو جانا ہے۔ جیسا کہ آیت بالا کا مفہوم ہے۔

اس نشان کا ظہور ۱۸۹۶ء کے آخری ایام میں ہوا جبکہ اسلامیہ کالج لاہور میں "جلسہ اعظم مذاہب" قرار پایا۔ اور اس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنی اپنی مذہبی کتابوں کی رو سے مقررہ پانچ سوالوں کا جواب پڑھکر سنانا تھا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مضمون سنانے کے واسطے ارسال فرمایا۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل اشتہار پہلے سے شائع کیا۔

سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری

جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ ر دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ میں پڑھا جائیگا۔ یہ وہ مضمون ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں۔ جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا۔ کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے۔ اور جو شخص اس مضمون کو اوّل سے آخر تک پانچ سوالوں کے جواب میں سنے گا۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا۔ اور ایک نیا نور اس میں پیدا ہوگا۔ اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آ جائیگی۔ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف و گزاف کے دخل سے منزہ ہوگی۔ مجھے اس وقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ کہ تا وہ قرآن شریف کے حسن و جمال کا مشاہدہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ہمارے مخالفوں کا کس قدر ظلم ہے۔ کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے ہیں۔ اور نور سے نفرت کرتے ہیں۔ مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے۔ کہ یہ وہ مضمون ہے۔ کہ جو سب پر غالب آئیگا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے۔ جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں۔ اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی۔ اور ہرگز قادر نہ ہونگے۔ کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں۔ خواہ وہ عیسائی ہوں۔ خواہ آریہ خواہ نیچر دہریہ دلے یا کوئی اور۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس روز اس کی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا۔ کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا۔ اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا۔ جو اردگرد پھیل گیا۔ اور میرے ہاتھ پر بھی اس کی روشنی پڑی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا۔ وہ بلند آواز سے بولا۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ اس محل سے مراد میرا دل ہے۔ جو جائے حلول و نزول انوار ہے۔ اور وہ نور قرآنی معارف ہیں۔ اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں۔ جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے۔ اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا۔ کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائیگا۔ اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی۔ جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔ پھر میں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا۔ ان اللہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت۔ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے۔ خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے۔ جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایت الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے۔ اب میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا ہر ایک کو یہی اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اپنا اپنا خرچ کر کے بھی ان معارف کے سننے کے لئے ضرور بمقام لاہور تاریخ جلسہ پر آویں۔ کہ ان کی عقل اور ایمان کو اس سے وہ فائدے حاصل ہونگے۔ کہ وہ گمان نہیں کر سکتے ہوں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ"

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۱ ر دسمبر ۱۸۹۶ء

اس مضمون کے متعلق سول ملٹری گزٹ لاہور ۲۹ ر دسمبر ۱۸۹۶ء نے جو رائے قائم کی اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"جلسہ مذاہب لاہور جو ۲۶ ر ۲۷ ر اور ۲۸ ر دسمبر ۱۸۹۶ء کو اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد ہوا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے مندرجہ ذیل پانچ سوالوں کا جواب دیا۔

(۱) انسان کی جسمانی۔ اخلاقی۔ روحانی حالتیں۔

(۲) انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) دنیا میں انسان کی اصل غرض اور اس غرض کی تکمیل کے اسباب۔

(۴) کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا و عاقبت میں۔

(۵) علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع اور وسیلے۔

اس لیکچر میں سامعین کی دلی اور خاص دلچسپی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لیکچر کے ساتھ تھی۔ جو اسلام کی حمایت اور حفاظت کے کامل ماسٹر ہیں۔ اس لیکچر کے سننے کے واسطے دور دور نزدیک سے لوگوں کا ایک جم غفیر ہو رہا تھا۔ اور چونکہ مرزا صاحب خود تشریف نہیں لا سکتے تھے۔ اس لئے یہ لیکچر اُن کے لائق شاگرد منشی عبدالکریم فصیح سیالکوٹی نے پڑھکر سنایا۔ ۲۷ر تاریخ کو یہ لیکچر ۲½ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ اور عوام الناس نے نہایت ہی خوشی اور توجہ سے اس کو سنا۔ لیکن ابھی صرف ایک سوال ختم ہوا۔ مولوی عبدالکریم نے وعدہ کیا۔ کہ اگر وقت ملا۔ تو باقی کا بھی سنا دوں گا۔ اس لئے اگزکٹو کمیٹی اور پریذیڈنٹ نے یہ تجویز کر لی ہے۔ کہ ۲۹ر تاریخ کا دن بڑھا دیا جائے"

اس جلسہ کے پریذیڈنٹ اور رپورٹر صاحبان نے اس مضمون کے متعلق مندرجہ ذیل رپورٹ کی ہے۔

"پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا۔ اسلئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجنے میں ابھی بہت سا وقت تھا۔ کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد جلد بھرنے لگا۔ اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ مختلف مذاہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے۔ اگرچہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا۔ لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا۔ اور ان کھڑے ہوئے شائقین میں بڑے بڑے رؤسا۔ عمائد پنجاب۔ علماء فضلاء۔ بیرسٹر۔ وکیل۔ پروفیسر اکسٹرا اسسٹنٹ ڈاکٹر۔ غرض کہ اعلیٰ طبقہ کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ نہایت صبر و تحمل کے ساتھ جوش سے برابر چار یا پانچ گھنٹے اس وقت ریاک ٹانگ پر کھڑا رہنا پڑا۔ اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے۔ لیکن حاضرین جلسہ کو اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی۔ کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو۔ تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جائے۔ ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا۔ کیونکہ جب وقت کے گذرنے پر مولوی مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لیا دیا۔ حاضرین اور موڈریٹر صاحبان نے ایک نعرہ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ یہ مضمون شروع سے آخیر تک یکساں دلچسپی و مقبولات اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ (رپورٹ صفحہ ۷)

عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب جنکی کل کی عالمانہ تحریر سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو خوش نہ ہوا ہو۔ اور اس نے پسند نہ کی ہو (رپورٹ صفحہ ۱۵)

اگرچہ اس مضمون کے ختم ہوتے ہوتے شام کا وقت آگیا۔ لیکن یہ ابھی پہلے سوال کا جواب تھا۔ اس مضمون سے حاضرین جلسہ کو بلا استثنائے احدے دیگر ایسی دلچسپی ہو گئی۔ کہ عام طور سے اگزکٹو کمیٹی سے استدعا کی گئی۔ کہ کمیٹی اس جلسہ کے چوتھے اجلاس کے لئے انتظام کرے" (رپورٹ صفحہ ۱۲)

پنجاب آبزرور" نے اس مضمون کی تعریف و توصیف میں کالموں کے کالم بھر دیئے۔ "پیسہ اخبار" اور "چودھویں صدی"۔ "صادق الاخبار" "مخبر دکن"۔ وغیرہ تمام اخبارات بالاتفاق اس مضمون کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوئے۔ غیر اقوام اور غیر مذاہب والوں نے شرمندہ ہو کر اپنے مضامین کو ناچیز سمجھا۔ اور اس مضمون کو سب سے بالاتر مانا" والفضل ما شهدت به الاعداء

یہ وہ عظیم الشان نشان ہے۔ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ احادیث میں ذکر ہے۔ مختلف علماء نے مختلف زبانوں میں اس کا ذکر اپنی کتب میں کیا ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے دسمبر ۱۸۹۶ء کے آخری دنوں میں ظاہر ہوا۔ اور حسب الارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جیسا کہ حضور نے اپنے ۲۱ر دسمبر ۱۸۹۶ء کے اشتہار مذکورہ بالا میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"مجھے جتلایا گیا ہے۔ کہ مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائیگا۔ اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی چلی جائیگی۔ جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے"

اس مضمون کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے ممالک میں پھیلایا گیا ہے۔ اور اس کی تاثیر سے ممالک غیر میں لوگ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور ہندوستان میں تو یہ جماعت ایک حیرت انگیز ترقی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس کا نظارہ کوئی دارالامان میں آکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحبت میں بیٹھکر دیکھے۔ (باقی دارد)

دیانندی مشن

شاستراتھ درپن پر سرسری نظر

عرصہ ہوا۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ایک احمدیہ نوٹ بک لکھی گئی۔ جس میں اسلام اور احمدیت کے معتقدات پر جہاں سیر کن بحث کی گئی ہے۔ وہاں دیگر مذاہب خصوصاً دیانندی اور عیسائی وغیرہ کے اعتقادات کا متانت سے کھنڈن کیا گیا ہے اور ان کے دلائل کو توڑ کر ان پر اس قدر زبردست اعتراض جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے گئے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جن کا جواب اب تک آریہ سماجی دوستوں کو دینے کی جرأت نہیں ہوئی ؎

آریہ سماج کے اصولوں کا کھنڈن

آریہ سماج کے اصولوں کا کھنڈن اس کتاب میں جس بھلی پرکار سے کیا ہے۔ اس کی صداقت کی بڑی دلیل یہی ہے۔ کہ باوجود کتاب کو شائع ہوئے اتنی دیر ہوگئی۔ لیکن آریہ سماج کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ ان دلائل کو توڑ سکتی۔ آخر تمام آریہ سماجوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پر زور دیا۔ کہ اس کا جواب ضرور ہونا چاہیئے۔ تاکہ احمدیوں کے اعتراضوں کا جواب ہر ایک آریہ سماجی بھائی کو معلوم ہو جائے۔ جب پرتی ندھی سبھا نے کتاب کا مطالعہ کیا۔ تو اس نے اس کا جواب لکھنے کے لئے ایک دیانندی منہ پھٹ کو چنا۔ جس کا نام مہاشہ چرنجی لال پریم ہے۔ دیانندی مہاشہ پریم نے ادھر ادھر سے سرقہ کر کے ایک نوٹ بک شائع کی ہے۔ جس کا نام اس نے "شاستر ارتھ درپن" یعنی آئینہ مناظرہ رکھا۔ دیانندی مہاشہ نے بزعم خود اس میں آریہ سماج کے سدھانتوں کا منڈن کرتے ہوئے اسلام کا عموماً اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کا خصوصیت سے کھنڈن کیا ہے ؎

جواب کی ضرورت

ہمیں اس کتاب کا جواب دینے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ سلسلہ عالیہ کے علماء ہزاروں دفعہ انہیں عقائد پر دیانندی گروہ سے مناظرہ کر کے ان کا دندان شکن جواب دے چکے ہیں۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ اب دیانندی گروہ نے کچھ دیر سے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے عقائد پر مناظرے کرنے بند کر دیئے ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ شاید دیانندی گروہ سادہ لوح آدمیوں کو یہ کہہ کر دھوکا دیں۔ کہ اس کتاب کا جواب نہیں آتا۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر ہم نے اس کے جواب کے لئے قلم اٹھایا ہے۔ وفقنا اللہ تعالیٰ [illegible]

تناسخ اور اس کے دلائل

تقسیم کر کے اپنے سدھانتوں کا منڈن اور دوسرے سدھانتوں کا کھنڈن کیا ہے۔

مثلاً سب سے پہلے دیانندی مہاشہ نے تناسخ کو لیا ہے۔ اور اس کو ثابت کرنے کیلئے اس نے چند خیالی دلائل دیئے ہیں۔ حالانکہ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ پہلے ویدوں سے تناسخ کی تعریف اور اس کا جواز ثابت کرتے۔ اور بعد ازاں عقلی دلائل دیتے۔

پہلی دیانندی دلیل

چنانچہ دیانندی مہاشہ نے تناسخ کے حق میں وہی فرسودہ دلیل پیش کی ہے۔ جو ان کا چھوٹا اور بڑا ہمیشہ اختلاف دنیا کو پیش کر کے اپنی نادانی سے تناسخ ثابت کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ پریم لکھتا ہے۔

"دنیا اختلافات کا مجموعہ ہے۔ ایک امیر۔ دوسرا غریب۔ ایک پیدائشی اندھا۔ دوسرا انگڑ کھڑا۔ ایک تمام قویٰ صحیح رکھتا ہے اور دوسرا اپاہج۔ اگر کرموں کی وجہ سے یہ اختلاف نہ ہو۔ تو پرماتما عادل نہیں رہتا۔ بلکہ اس کو ظالم ماننا پڑتا ہے۔ پس یہ اختلاف تناسخ کی وجہ سے ہے۔

الجواب:۔ محض اختلاف کو تناسخ کی دلیل قرار دینا پرلے درجہ کی حماقت ہے۔ کیونکہ اگر اختلاف کو ہی تناسخ کی دلیل ٹھیرایا جائے۔ تو جہاں یہ دلیل پائی جائیگی دعویٰ کا پایا جانا ضروری ہوگا۔ لیکن جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہزاروں مقام ایسے ہیں۔ کہ جہاں یہ دلیل تو پائی جاتی ہے لیکن دعویٰ موجود نہیں ہے۔

ایشور جیو پرکرتی میں اختلاف

مثلاً آریہ سماج کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ایشور۔ ست۔ چت۔ آنند ہے۔ اور جیو۔ ست۔ چت اور پرکرتی (مادہ) صرف ست ہی ہے۔ اب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ یہ جو ان تینوں ازلی اور ابدی اور قائم بالذات چیزوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کوئی [illegible] بغیر کرموں کے ہے

کیونکہ ایشور کی طرح روح و مادہ دونوں انادی کال سے پہلو بہ پہلو چلے آرہے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی ان تینوں میں سے کسی کا خالق ہے۔ تو طبعاً اس پر یہ اعتراض پڑتا ہے۔ کہ پھر پرماتما میں ایک صفت آنند کی روح سے زیادہ کیوں ہوئی۔ اور اسی طرح مادہ سے ایک روح صفت یعنی چیت میں کیوں بڑھا۔ اور ان میں یہ اختلاف کیوں ہوا۔ پس ماننا پڑے گا۔ کہ یہ اختلاف بھی اعمال کا نتیجہ ہے۔ یعنی پرماتما نے کوئی ایسے اعمال کئے تھے۔ کہ جن کی بنا پر وہ ست۔ چت۔ آنند ہوا۔ اور روح نے اس سے کم درجہ کے اعمال کئے تھے۔ جن کی وجہ سے وہ صرف ست اور چت ہی ہوا۔ اور بیچارے مادہ نے ایسے نامعقول عمل کئے تھے۔ کہ جن کی وجہ سے وہ صرف ست ہی بنا رہا۔ ہم اپنے اعتراض کو پھر مختصر لفظوں میں واضح کر دیتے ہیں۔ ہمارا اعتراض یہ ہے۔ کہ جب کہ دنیاوی اختلاف کو اعمال کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ تو خدا اور روح اور مادہ میں جو اختلاف ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ آیا یہ بھی اعمال کا نتیجہ ہے یا اس کی اور کوئی وجہ ہے؟

دیانندی جواب

اس کا جواب جو مہاشہ جی نے دیا ہے۔ وہ میں نیچے درج کرتا ہوں۔ اس میں ایک بھی وجہ اس اختلاف کی نہیں بتائی گئی۔ بلکہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان کا مصداق پریم جی کا بیان ہے۔ چنانچہ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ وہ جواب یہ ہے۔ کہ:۔

"کرموں کا پھل کرم کرنے والے کو ملا کرتا ہے۔ پرماتما کرم نہیں کرتا۔ اس لئے وہ پھل سے بری ہے وہ تو پھل کا دیتا ہے۔"

اگر ہمارا یہ اعتراض ہوتا۔ کہ ایشور کو کیوں نہیں پھل ملتا۔ تو کسی حد تک پریم کا یہ کہنا اس کا جواب سمجھا جا سکتا تھا۔ لیکن ہمارا اعتراض تو یہ ہے۔ کہ اس اختلاف کی وجہ کیا ہے؟ اور پریم جی کہتے ہیں۔ کہ پرمیشور کو پھل نہیں ملا کرتا۔ پس ہمارا اعتراض تو بدستور قائم ہے۔ اور پریم کا جواب بالکل غیر متعلق ہے۔ تاہم ہم اس پر بھی غور کریں گے۔ لیکن تھوڑا آگے اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو جواب ہے وہ بھی ہم سنا دیں۔ آگے پریم جی لکھتے ہیں :۔

"حاکم اور محکوم کا تعلق اوصاف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ چونکہ پرماتما میں پھل دینے اور عدل کرنے کی صفت ہے۔ اور جیو کرم کرنے میں آزاد اور پھل بھگتنے میں پرتنتر ہے۔ اس لئے وہ محکوم ہے۔ بادشاہ رعایا کو پیدا نہیں کرتا۔ تاہم وہ رعایا کا حاکم ہوتا ہے مرد اپنی بیوی کا خالق نہیں۔ تو بھی وہ اس کا مالک ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ"

ہمارا اس پر اعتراض

آریہ سماج نے جو دلیل پرماتما کے حاکم ہونے کی پیش کی ہے۔ گو اس کا ہمارے اعتراض سے تو کوئی تعلق نہیں۔ مگر اس کی تردید بھی ہم کر دکھاتے ہیں۔ ہمارا تو یہ اعتراض تھا۔ کہ کیا کارن ہے۔ کہ جبکہ تینوں چیزیں ایک جیسی انادی کال سے چلی آتی ہیں۔ اور کوئی بھی ان میں سے ایک، دوسرے کا خالق نہیں۔ تو ان میں یہ اختلاف کس نے رکھ دیا۔ کیوں پرماتما کرموں کا پھل دینے کیلئے مقرر ہوا۔ کس نے مقرر کیا۔ اور اس کا کیا حق ہے۔ کہ وہ جیو کو اس کے کرموں کا پھل دے۔ کس نے اس کو جج مقرر کیا تھا۔ اس نے روح سے بڑھکر کونسی زیادہ ڈگری حاصل کی تھی۔ یا کیا ایم۔ اے۔ سی کا امتحان پاس کیا تھا۔ کہ جس کی وجہ سے وہ سزا دینے کے لئے مجاز بن بیٹھا۔ یا کبھی روح نے اس کو جج بننے کیلئے کہا تھا۔ کیوں وہ کرموں کے پھل دینے والا بنا۔ اور جیو کرموں کے پھل کو بھوگنے والا۔ مہاشہ جی آپ ذرا ہوش میں آکر سوچیں۔ ہمارا تو اعتراض یہ ہے۔ کہ ان تینوں میں جو اختلاف پایا گیا ہے۔ یہ کس کرم کی وجہ سے ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ایشور حاکم بنا اور جیو محکوم۔ آپ کو وہ وجہ بتانی چاہیئے تھی۔ جو ان کے اختلاف کا باعث ہے۔ آپ بجائے اعتراض کو حل کرنے کے اور مورد اعتراض بنتے جاتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ ان ازلی اشیاء میں جو اختلاف ہے۔ وہ کس وجہ سے ہے؟ کیونکہ آپ کے دھرم میں اختلاف کرموں و اعمال کی بنا پر ہوتا ہے۔ تو اس قاعدہ کے ماتحت ضروری ہے۔ کہ ایشور روح۔ مادہ کا اختلاف اعمال کی بنا پر ہو۔ اگر ان کا اختلاف اعمال کی بنا پر نہیں۔ تو کس بنا پر ہے؟ پس آپ کے حاکم و محکوم ہونے پر بھی یہی اعتراض ہے۔ کہ کیا روح و مادہ نے خود درخواست کی تھی۔ کہ مہاراج آپ ہمارے حاکم بن جاویں۔ یا پرماتما نے ان پر زبردستی سے قبضہ کر لیا۔ یا کسی بڑی ہستی نے ان کو ایشور کے سپرد کر دیا۔ آخر وہ کونسی وجہ ہے۔ کہ جس سے پرماتما حاکم اور جیو پرکرتی محکوم بنے۔

راجہ پرجا

مہاشہ جی آپ نے جو راجہ اور پرجا کی مثال پیش کی ہے۔ وہ اس پر پوری نہیں اترتی۔ کیونکہ بے شک راجہ پرجا کو پیدا نہ کر کے اس کا عارضی مالک ہوتا ہے۔ پر نتو وہ مالک چار پرکار سے ہوتا ہے۔

اوّل۔ کوئی راجہ مرتے ہوئے وصیت کر جائے۔ کہ میرے بعد میری راجدھانی کا مالک فلاں شخص ہو۔ تو اس کے مرنے کے بعد وہ دوسرا آدمی اس کی گدی پر بیٹھکر اس پرجا کا مالک ہوگا۔

دوم۔ جابرانہ قبضہ یعنی ایک راجہ دوسرے پر چڑھائی کر کے اس کی رعایا کا مالک بن جائے

سوم۔ میراث یعنی کسی کو حکومت ورثہ میں ملے۔

چہارم۔ بتراضی فریقین۔ یہ کہ رعایا خود کسی کو اپنا بادشاہ بنا کر اس کو مالک تسلیم کرے۔

اس پر بھی یہ چاروں قسم کی ملکیت حقیقی نہیں ہے۔ عارضی اور مجازی ہے۔ کیا اسی طرح کی حکومت پرمیشور کو اپنی پرجا پر ہے۔ یا ان کے سوا اور کوئی وجہ ہے؟

مرد بیوی کا مالک

دیانندی مہاشہ جی نے ایک دلیل پرماتما کے حاکم ہونے کی یہ دی ہے۔ کہ مرد جس طرح بیوی کا خالق نہیں۔ پر نتو مالک ہے۔ اسی طرح پرماتما۔ جیو اور پرکرتی کا خالق نہیں۔ پر نتو مالک ہے۔ دیانندی مہاشہ کی یہ مثال ثابت کرتی ہے۔ کہ اس کو عقل کے بھنڈار سے بہت کم حصہ ملا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ذرا غور کرتا۔ تو اس کو معلوم ہو جاتا۔ کہ مرد عورت کا مالک نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا رفیق زندگی ہوتا ہے۔ کیونکہ قدرت نے ان کو جوڑا بنایا ہے۔ کیا کبھی گھوڑا گھوڑی کا مالک ہوا۔ کیا کبھی بیل گائے کا مالک ہوا۔ پس یہ مالک نہیں ہوتے۔ اور اس مثال کا روح مادہ اور ایشور کے اختلاف سے کیا تعلق۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ ان میں اختلاف کس وجہ سے ہے۔ اور آپ بتلاتے ہیں۔ کہ یہ ان کا حاکم مرد کی طرح ہے۔ دیانندی دوست کیا خدا کی روح پر میاں بیوی والی حکومت ہے۔ حالانکہ کبھی مرد خواہش کرتا ہے۔ کہ فلاں عورت میری رفیق زندگی بنے۔ اور کبھی دونو رضامندی سے آپس میں تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ بعض دفعہ مرد خواہش کرتا ہے۔ کہ عورت کا مالک بنے۔ اور بعض دفعہ عورت خواہش کرتی ہے۔ کہ فلاں مرد میرا مالک ہو۔ اور پھر جب چاہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر ملکیت کا ہی خاتمہ کر دیتے ہیں۔ پس اگر یہ مثال ٹھیک ہے۔ جو دیانندی مہاشہ نے دی ہے۔ تو اس کو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ کب روح نے اس سے مالک ہونے کی درخواست کی یا کب ایشور نے جیو سے کہا۔ کہ مجھے اپنا مالک تسلیم کر لو۔ یا کب کسی اور ہستی نے ان دونوں کے درمیان تعلق مالکیت اور مملوکیت کا قائم کیا۔ پس یہ دلیل بھی پرماتما کے حاکم ہونے پر پوری نہیں اترتی۔ اور ہمارا اعتراض قائم ہے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ پرماتما بغیر اعمال کے حاکم اور روح بغیر اعمال کے محکوم ہو گئی۔ پس ضروری ہوگا۔ کہ یہ اپنے اعمال کی وجہ سے حاکم اور محکوم ہوئے۔ اور اگر یہاں یہ اختلاف بغیر اعمال کے مانا جائے۔ تو پھر بنیادی اختلاف کو بھی اعمال کا نتیجہ قرار دینا غلطی اور حماقت ہے۔

خالق ہی حقیقی مالک ہو سکتا ہے

پس ایشور ہرگز حقیقی مالک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ ان کا خالق نہ ہو۔ چنانچہ قرآن کریم نے کیا ہی اچھا اس وشے میں فرمایا ہے۔ کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مالکون ۔ (سورہ یٰسین رکع ۴)

کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے ۔ کہ جانور اور مویشی اور دیگر ذرات کو تو ہم نے پیدا کیا ہے ۔ اور مالک یہ بن گئے ہیں ۔ یعنی قرآن کریم نے ایک معیار پیش کیا ہے کہ خالق ہی حقیقی مالک ہو سکتا ہے نہ کہ غیر ۔

پھر اس میں ایک اعتراض پیدا ہو سکتا تھا ۔ کہ جبکہ خدا ان کا خالق ہے ۔ اور وہی مالک ہے ۔ تو پھر انسانوں نے ان چیزوں پر بے جا تصرف کیوں کر لیا ۔ تو اس کا جواب بھی قرآن کریم نے دیا ہے ۔ فرمایا ۔ ذللناھا فمنھا رکوبھم ومنھا یاکلون ولھم فیھا منافع ومشارب افلا یشکرون یٰسین رکع ۔ باوجودیکہ انسان ان چیزوں کا خالق نہیں ہے ۔ پھر اس نے ان پر قبضہ کیا ہے ۔ کیونکہ ہم نے تم کو اجازت دی ہے ۔ کہ تم ان کے مالک بن جاؤ ۔ پس خالق ہی حقیقی مالک ہو سکتا ہے ۔ اگر پرماتما نے روح و مادہ کو پیدا ہی نہیں کیا ۔ تو وہ ان پر حاکم کیسا ۔ اور پھر ان کو سزا دینے کا اس کو کیا حق ہے ۔ کیونکہ وہ روح و مادہ کا خالق نہیں ۔ اور جو خالق نہ ہو ۔ وہ مالک بھی نہیں ہو سکتا ۔

پس مرد جو عورت کا مالک ہے ۔ وہ اسی حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا ہے ۔ کہ تم اپنے لئے رفیق زندگی بناؤ ۔ اور یہ حکم اسی کا ہے ۔ اور اگر راجہ پرجا پر حکومت کرتا ہے ۔ تو اصل میں حقیقی راجہ پرماتما ہی ہے ۔ لیکن اس نے راجہ کو حکم دیا ہے ۔ کہ تو میری پرجا پر جس کا تجھے میں نے مجازی مالک بنایا ہے ۔ حکومت کر ۔ پس یا تو خدا کو مالک مان کر روح و مادہ کا خالق بھی مانو ۔ ورنہ اس کا کوئی حق نہیں ۔ کہ وہ خواہ مخواہ ان دونوں پر حکومت کرے ۔ لہذا آپ صحیح وجہ بتا دیں ۔ کہ ان تینوں میں اختلاف کی کیا وجہ ہے ۔ اور ایشور روح و مادہ پر کیوں حکمران ہے ۔ اور کس حیثیت سے وہ ان کا مالک ہے ۔ (باقی وارد)

(نہتہ محمد عمر مشنری مولوی فاضل)

خالصہ مشن

سکھ صاحبان سے چند حل طلب سوال

سوال نمبر ۱ :۔ جن سکھ مصنفوں نے گورو صاحب کا مکہ معظمہ جانا اور وہاں کعبہ شریف کی طرف پاؤں کر کے سونا اور پاؤں کے پیچھے کعبہ کا پھرنا لکھا ہے کیا ان میں سے کوئی ایک بھی اس سفر میں آپ کے ہمراہ تھا ۔ اگر تھا تو ثبوت پیش کیا جاوے ۔ اگر نہیں تو بتایا جاوے ۔ کہ انہوں نے یہ واقعہ کہاں سے لکھا ۔ یا اپنی طرف سے ہی گپ ہانکی ہے ؟

سوال نمبر ۲ :۔ جنم ساکھی بالا سمت ۱۵۹۷ء میں لکھی گئی ۔ اور اس میں پانچویں بادشاہی کے شلوک درج ہیں ۔ تو کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا ۔ کہ اس کو پانچویں گرو کے وقت میں تحریف کیا گیا ہے ۔ اور ممکن ہے کہ "کعبہ پھرنے" کا واقعہ اسی وقت ملایا گیا ہو ۔ کیا کوئی صاحب اس پر روشنی ڈالیگا ؟

سوال نمبر ۳ :۔ بھائی گرداس نے یہ واقعہ کہاں سے لیا ہے ۔ یا اپنی طرف سے گھڑا ہے ۔ یا ممکن ہے کہ اُن کی بانی میں کسی نے ملا دیا ہو ۔ جیسا کہ پروفیسر تیجا سنگھ صاحب خالصہ کالج امرت سر اپنے ٹریکٹ "سری گورو گرنتھ صاحب دی سداں تک لگا ماتراں دے گوجے بھید" میں لکھتے ہیں ۔ کہ بھائی گرداس کی بانی میں بھی بہت تغیر و تبدل ہو گیا ہے ۔ اور سکھوں میں چالیسویں وار پر اختلاف ہے ۔ اور بعض کا خیال ہے ۔ کہ یہ کسی نے اپنی طرف سے لکھ کر بھائی گرداس کی بانی میں شامل کر دی ہے ۔ ان دونوں صورتوں میں ۔ جو چاہو قبول کر لو ۔ یا تو بھائی گرداس نے جھوٹ بولا یا اُن کی بانی میں کسی نے ملا دیا ۔ جیسا کہ سکھ دونوں کو ان کی بانی میں تغیر و تبدل ہونے کا اقرار ہے ؛

سوال نمبر ۴ :۔ جنم ساکھی میں لکھا ہے ۔ کہ مکہ معظمہ میں ہندو کو جانے نہیں دیتے دیکھو صفحہ ۱۲۳ ۔ تو اب سوال یہ ہے کہ گورو نانک صاحب کس طرح گئے ۔ صاف ظاہر ہے ۔ کہ آپ اسلام کو قبول کر کے گئے ۔ چنانچہ آپ کا اسلامی لباس پہننا اور بانگ دینا وغیرہ یہ ثابت کرتا ہے ۔ کہ مسلمان بن کر حج کے لئے تشریف لے گئے تھے ۔ ورنہ بتاؤ کہ جب ہندو کو جانے ہی نہیں دیتے ۔ تو آپ کس طرح گئے ؛

سوال نمبر ۵ :۔ گیانی گیان سنگھ مصنف تواریخ گورو خالصہ لکھتے ہیں ۔ کہ گورو نانک صاحب جس ملک میں جاتے ۔ اسی ملک کی زبان میں لوگوں کو ہدایت کرتے تھے ۔ دیکھو تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۳۲۶ ۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں ۔ کہ جب بابا صاحب بغداد پہنچے ۔ تو آپ نے عربی زبان میں شبد پڑھے ۔ صفحہ ۳۳۸ بلکہ یہاں تک لکھا ہے ۔ کہ بغداد میں عربی میں لکھا ہوا گرنتھ صاحب موجود ہے ۔ دیکھو صفحہ ۳۴۲ اردو ۔ تو اب معلوم ہوا ۔ کہ مکہ معظمہ میں آپ کی بات چیت عربی زبان میں ہونی چاہیئے تھی ۔ نہ فارسی اور پنجابی میں اگر کہو ۔ کہ یہ اس عربی کا ہی ترجمہ ہے ۔ تو بتاؤ وہ اصل کتاب عربی کی کہاں ہے ۔ جس سے ترجمہ کیا ہے ؛

سوال نمبر ۶ :۔ جنم ساکھی بالا میں لکھا ہے ۔ کہ گورو نانک صاحب کہتے ہیں ۔ کہ اے مردانہ شبد پڑھو ۔ جب ختم ہو گا ۔ تب مکہ پہنچ جائیں گے ۔ جب شبد ختم ہوا ۔ تو آپ مکہ پہنچ گئے ۔ مردانہ نے کہا ۔ غریب نواز جہاں ہم بیٹھے تھے ۔ وہاں سے مکہ ایک برس کا راستہ تھا ۔ لیکن تیری قدرت سے بیٹھے بیٹھے ہی تین پہروں میں آ پہنچے ۔" جنم ساکھی صفحہ ۱۳۱ ۔ اب کوئی سکھ صاحب بتائے ۔ کہ ایک برس کا راستہ بیٹھے بیٹھے ہی آپ نے تین پہروں میں کس طرح طے کیا ۔ کیونکہ اس وقت نہ ہوائی جہاز نہ ریل وغیرہ بلکہ بیٹھے ہی طے کر لیا ۔ یہ گپ نہیں تو اور کیا ہے ؟

سوال نمبر ۷ :۔ جنم ساکھی میں لکھا ہے ۔ "جب بابا صاحب کے پاؤں کے پیچھے مکہ کا دروازہ پھرا ۔ تو ملاں جیون تازیانہ پکڑ کر گورو صاحب کو مارنے لگا ۔ یار و قیامت کا دور نزدیک آگیا ہے ۔ اور یہ کوئی (یعنی نانک) اولیا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور علیحدہ ہے۔ اس کی قیمت کوئی نہیں پا سکتا۔ یہ اس زمانہ کا کوئی ولی پیدا ہوا ہے وغیرہ" ص ۱۳۲

مندرجہ بالا بے تکی عبارت میں تضاد پایا جاتا ہے ایک طرف تو بتایا گیا ہے۔ کہ ملاں جیون آپ کو تازیانہ سے مار رہا ہے۔ اور دوسری طرف بتایا گیا ہے۔ کہ وہ گورو صاحب کو کہتا تھا۔ یہ کوئی ولی ہے۔ کیا کوئی صاحب روشنی ڈال سکتا ہے۔ کہ وہ ولی سمجھتا ہے تو مارنا نہ چاہیئے۔ اگر مارتا ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ ولی نہ سمجھتا ہو۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ گپ ہانکی ہوئی ہے۔

(باقی دارد)

(خاکسار واحد حسین گیانی شیر سنگھ ایڈیٹر تاریخ قادیان)

وصیت ۴۰۴۶

منکہ صدر الدین ولد حافظ غلام قادر احمدی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر ڈاک خانہ دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین مالیتی سات صد روپیہ پانچ بیگہ مکان مالیتی چار صد روپیہ ان دونوں میں میرا تیسرا حصہ ہے۔ کیونکہ ہم تین بھائی ہیں۔ اور یہ جائداد مشترکہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت اکتیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد:۔ صدر الدین بقلم خود حال قصور۔

گواہ شد:۔ نواب الدین جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ علاقہ فیروز پور

دولتمند ہونے کا آسان طریقہ

انگلینڈ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان کی ڈیڑھ سو دستکاریاں جو بغیر مشینوں کے چل سکتی ہیں۔ ان کو سکھانے کے لئے محبان وطن کی کوشش سے کالج جاری ہو گیا ہے۔ اور فی الحال صرف پچاس لڑکوں کے داخلہ کا انتظام ہے۔ کورس چھ ماہ کا۔ جس کو سیکھنے کے بعد سرمایہ بھی دیا جائے گا۔ یا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ۔ تفصیلات کے واسطے پانچ پیسہ کا ٹکٹ روانہ کرو۔ پرنسپل انڈسٹریز کالج بلیماراں دہلی ؛

خاص اعلان

آج کل کثرت سے اور مسوڑوں سے خون کے فضل سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جن احباب کو دانتوں کی کوئی شکایت ہو۔ مثلاً مسوڑوں سے گندہ خون اور پیپ نکلتی ہو۔ دانت درد کرتے ہوں۔ کیڑا لگ رہا ہو۔ ٹھنڈا پانی لگتا ہو۔ گوشت خورہ کی شکایت ہو۔ تو ڈنٹل کریم اور لوشن نمبر ۱ استعمال کریں۔ کیونکہ یہ مرض جب بڑھ جاوے۔ تو تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ میں ہر دو شیشیاں بلا منافع احباب کو بھیج رہا ہوں۔ ہر دو شیشیوں کی قیمت ۸ ہے۔ جو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کو ملنے والی صحت کے مقابلہ کوئی چیز نہیں ہے

گولڈن:۔ یہ عجیب التاثیر چیز جس کو میں نے کھانے میں آسانی کے خیال سے خوبصورت گولیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ جسمانی اور عصبی۔ دماغی ہر کمزوری کا علاج ہے۔ یہ گولیاں سونا۔ مروارید فولاد سے تیار کی گئی ہیں قیمت ۶۰ گولیاں دو روپیہ رنگ کو سرخ تلی کو رفع کرتی ہے۔ بھوک لگانے قوت ہاضمہ کو قوی کرنے میں ایک چیز ہے

روغن حیات:۔ یہ عجیب وغریب روغن جو سات بوٹیوں میں ۴۰ طاقتور ادویات کا مرکب ہے۔ اس کے فوائد فاروق مذہبی پرچہ ہونے کے باعث کھلے طور پر نہیں لکھ سکتا۔ صرف اشارہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک معجزہ ہے۔ ۳ ماشہ کی شیشی ایک روپیہ کو بھیجی جاتی ہے ؛

خاکسار فقیر احمد خاں احمدی سند یافتہ میڈیکل کالج لاہور ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی پنجاب

حب اٹھرا

(رجسٹرڈ) (اگودبھری)

مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حب اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حب اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرائیں۔ حب اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی ہے۔ بچہ کو طاقتور بنا تی حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ ہے۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف لہ ۱۱/۵ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت ۳۶۹۲

سماۃ زبیدہ بیگم زوجہ منشی محمد حنیف صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ کاروبار خانگی عمر بہ سال تاریخ بیعت ۳۱/۱۲ ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص۔ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد صرف مبلغ ۳۰۰/- روپیہ مہر کا ہے۔ علاوہ ازیں اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔

العبد: نشان انگوٹھا سماۃ زبیدہ بیگم زوجہ منشی محمد حنیف ولد نبی بخش مدرس اوّل پرائمری سکول دھندوئی۔

گواہ شد:۔ منشی محمد حنیف ولد نبی بخش اوّل مدرس مدرسہ دھندوئی سابقہ ساکن روٹ جمیل سنگھ حال ساکن قادیان محلہ دارالبرکات

گواہ شد:۔ مولوی محمد اعظم حکیم ساکن قادیان محلہ دارالبرکات ؛

وصیت ۳۶۸۵

منکہ فضل الدین ولد چوہدری نبی بخش قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ستائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع اجمیر ڈاک خانہ و تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

فی الحال میری کوئی جائداد نہیں۔ سوائے ۵۰/- ۶۰ ماہوار تنخواہ کے جس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری زندگی میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی ؛

گواہ شد: نبی بخش سیکرٹری انجمن احمدیہ اجمیر بقلم خود

العبد: فضل الدین مولوی فاضل ساکنہ اجمیر تحصیل دوسوہہ۔ ضلع ہوشیارپور ؛

گواہ شد:۔ نور محمد ولد خدا بخش احمدی ساکنہ اجمیر بقلم خود ؛

وصیت ۳۹۹۰

منکہ خدا بخش ولد شیخ چغتا قوم مکے زئی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی بھی نہیں ہے میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو سو ۱۰۰ روپیہ کے قریب ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور کوئی جائداد یا زمین وغیرہ مجھے حاصل ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن ہوگی۔ غرضیکہ میری وفات کے بعد جو بھی جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک انجمن ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ فقط ؛

العبد:۔ خدا بخش موصی لائل پور ؛

گواہ شد:۔ شیخ محمد حنیف سوداگر چرم بقلم خود لائل پور ؛

گواہ شد:۔ محمد شفیع ولد نبی بخش بقلم خود لائل پور ۵/۶/۳۳

وصیت ۴۰۲۰

منکہ بشیر احمد ولد گل محمد صاحب موصی قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چکوال ضلع جہلم۔ حال فاضلکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ اور بالفعل بوجہ عارضی ملازمت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۳۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ وصیت حسب ہدایت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام۔ اشاعت اسلام و تبلیغ احکام قرآنی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری خود پیدا کردہ یا کسی اور ذریعہ سے مجھے ملی ہوئی جائداد جو میری ملکیت قرار دی جاسکے۔ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے ورثاء میں سے کسی کو مذکرہ بالا وصیت کو پورا کئے جانے میں مزاحمت کرنے کا ہرگز حق حاصل نہ ہوگا۔ پس یہ میری وصیت ہے آخری وصیت جو ہر طرح صحیح اور قائم رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (نوٹ عارضی آمد کے مستقل تنخواہ کی صورت اختیار کر جانے پر اسی نسبت سے شرح میں اضافہ کرتا جاؤں گا۔ اور نظارت ہذا کو بھی مطلع کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ العزیز)

گواہ شد:۔ بشیر احمد احمدی کمپیٹر کلرک دفتر انسپکٹر ..... کوآپریٹو سوسائٹیز فاضلکا۔ ضلع فیروزپور ؛

گواہ شد:۔ دوست محمد خاں احمدی۔ ایم۔ اے بی۔ ٹی گورنمنٹ ہائی سکول فاضلکا۔

گواہ شد:۔ محمد یعقوب خادم فاضلکا کوٹھی انہار ؛

(اصل مضمون جو شیخ فضل الدین صاحب نے پیش کیا تھا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ قادیان میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے اس لئے میری وصیت کی تنفیذ کا کام قادیان سے نہ کیا جائے)